یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شایع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS, AMRITSAR.

لہ الحمد

اہل حدیث

اہلحدیث ا...
بخدمت شریف...
سوہدرہ

S... HDRA
24
04

امرتسر مورخہ ۸ جمادی الاول سنہ ۱۳۲۲ ہجری مطابق ۲۲ جولائی سنہ ۱۹۰۴ع جمعہ مبارک

اغراض اخبار ھذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے	[illegible]
والیان ریاست سے	[illegible]
روسا اور جاگیرداروں سے	[illegible]
عام خریداروں سے	[illegible]

قیمت بہرحال پیشگی آنی ضروری ہے
نمونہ کا پرچہ مفت بیرنگ ڈاک واپس

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی۔ اشتہارات کی بابت بذریعہ خط و کتابت منیجر سے فیصلہ ہوسکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہئے۔ ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا ضروری ہے۔

اہل حدیث کی گذارش

کچھ دنوں سے ہمارے قدر دانوں کی رفتار ترقی پہلے کی سی تیز نہیں۔ جس کی وجہ بجز اس کے کیا ہوگی۔ کہ چونکہ کئی دنوں سے مہربانوں کو توجہ نہیں دلائی گئی۔ اسلئے اونکو خیال پیدا ہوا ہوگا۔ کہ اخبار کی اشاعت اب ایک قابل اطمینان حد تک پہنچ گئی ہے۔ مگر افسوس ہے کہ یہ خیال صحیح نہیں بلکہ ابھی تک یوں کہئے کہ اہل حدیث کا اخباروں میں شمار ہونا بھی مناسب نہیں۔ اس لئے اپنے کرمفرماؤں کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ خریدار بہم پہنچانے کی فکر کریں۔ جو ملنے جلنے والے ہوں اون کو ترغیب دیں اور جو دور دراز رہنے والے ہوں۔ مگر مذاق رکھتے ہوں۔ اون کو

اسماء مبارکہ کی فہرست لکھکر بھیجدیں۔ تو کچھ مشکل نہیں بہت سے بے خبروں کو خبر پہنچ جاوے گی۔

آئندہ ہفتہ اشتہار بھی بھیجا جاوے گا۔ وہ اپنے احباب کو دکھا کر کسی نمایاں جگہ مسجد وغیرہ میں چسپاں کرا دیں۔ تو باعث مشکوری ہوگا

ہندوؤں میں چھوت کا مسئلہ

ہندوؤں میں کم و بیش چھوت کا رواج عموماً پایا جاتا ہے۔ گو اس کی بنا میں ملکی رسم و رواج کو بھی بہت کچھ دخل ہے۔ مگر معلوم ہوتا ہے۔ کہ اُن میں مذہبی طور پر اس کی کچھ اصل ہے۔ گویا بانیان مذہب نے اس کی بنا کچھ ہی سمجھی ہو جو اس زمانہ کے رسم و رواج کے مطابق ایک حد تک عمدگی رکھتی ہو۔ مگر چونکہ اسقدر تشدد اور بنی نوع انسان سے نفرت صریح عقل اور انصاف کے خلاف ہے اس لئے زمانہ حال کی روشنی کے سامنے لازمی نتیجہ اس امر کا ہو۔ تنزل ہی ہوتا۔ اس کے کئی ایک باعث قدرتی طور پر پیدا ہو گئے۔ ملک میں انگریزی تعلیم کا عام رواج ہوا۔ جس کا لازمی نتیجہ میل ملاپ دوستانہ تعلقات سفر کچہری اور ریل۔ برف اور لیمولیڈ۔ سوڈا واٹر کا رواج جس کی بوتل کو ہر ایک قوم کا آدمی منہ لگا کر پی لیتا ہے۔ ان سب اسباب کے علاوہ بڑا بھاری سبب جس نے چھوت کے مسئلہ کو بہت کچھ نقصان پہنچایا۔ یا واٹر ورکس ہے یعنے نلکوں کا جاری ہونا۔ گو یہ قدرتی عمل سے نہ سہی۔ مگر اس خیال سے کہ جس طرح قدرتی اشیاء میں سب مخلوق کا برابر حصہ ہے دھوپ۔ ہوا۔ سردی۔ گرمی وغیرہ اشیاء سے جسطرح ہندو فائدہ اوٹھاتے ہیں۔ اسی طرح مسلمان بلکہ دوسری اعلیٰ ادنیٰ قومیں بھی مستفید ہوتی ہیں۔ اسی طرح چونکہ سرکار کو بھی اپنی تمام رعیت کو ایک ہی نظر سے دیکھتی ہے اس لئے جہاں جہاں ہندوؤں کے بڑے بڑے شہر مثل بنارس وغیرہ کے لئے ہیں۔ وہاں بھی یہ تمیز نہ ہو سکی مگر نہ معلوم امرتسر کے ہندو بھائیوں کے لئے کس نے صلاح دی کہ اونہوں نے درخواست کر دی۔ کہ نلکوں کے پانی میں ہمارے لئے تمیز کی جائے یعنے ایک نلکہ اگر مسلمانوں کے ہو۔ تو ایک دوسرا مقام پر ہندوؤں کے لئے الگ ہو۔ ہم اس مسئلہ پر سر دست معقول طرز سے بحث کرنا نہیں چاہتے۔ بلکہ یہ غور کرتے ہیں۔ کہ ایسا ہو بھی سکتا ہے کہ ہندوؤں کا نلکہ مسلمانوں سے الگ ہو۔ ہمارے خیال میں معزز ہمعصر وکیل نے بہت ٹھیک کہا۔ کہ دو نلکوں کا ہونا بہت سے فوجداری مقدمات اور سر کٹائی کا باعث ہوگا۔ کیونکہ بعض لوگ جو بیرونجات سے آویں گے اُن کو کیا معلوم کہ ہندوؤں کا نلکہ کون ہے اور مسلمانوں کا کون۔ وہ تو مثل دوسرے شہر والوں کے جہاں جہاں نلکے ہیں ایک سے سمجھکر پانی پی لینگے۔ جس پر فریق ہندو کی چونکہ وہ غرض و غایت جو اس علیحدگی سے ملحوظ تھی۔ پوری نہ ہوگی۔ تو خوب سر پھٹول چلیگا۔ شائد اس انتظام میں پولیس بھی زائد کرنی پڑے۔ پولیس کیا موجودہ مجسٹریٹوں سے مقدمات بھی فیصل نہ ہوں گے۔ آخر کار مجسٹریٹ زائد بڑہانے پڑیں گے۔ اس وجوہ سے تو ہم متفق ہیں۔ کہ بہت سے لوگوں کے لئے ایک روزگار کی صورت نکل آوے گی۔ مگر ہاں اپنے ہندو بھائیوں کی علیحدگی کا بیشک ہمکو رنج ہوگا۔

جدا اصل ہمارے ہم اور ہنوں قسمت جدا ✤ ہوا اپنا مقدر جدا نصیب جدا

اس دعوے کی دلیل ہم ایک آریہ اخبار سے پیش کرتے ہیں۔ جس میں ایک دو واقعے اسی قسم کی چھوت کے متعلق نقل کئے ہیں۔ اور خوب ہی چٹکیاں اڑائی ہیں۔

آریوں کا معزز اخبار ست دھرم پرچارک ہردوار مورخہ ۱۵۔ اساڑھ یوں لکھتا ہے:۔

از جنگ چین مصنفہ ٹھاکر گدادھر سنگھ جی

روٹی پانی کے بارے میں دو چٹکلے بھی سن لیجئے ✤

ایک چوکے میں دو تین راجپوتوں نے اپنا کھانا جا کر تیار کیا۔ اور باہر نکل کر ٹھنڈے ہونے لگے۔ کہ ذرا دم لے کر بھوجن کریں گے اتنے میں ایک امریکن سپاہی آگیا۔ اور آہستہ سے چولھے کی آنچ میں اپنا چرٹ سلگانے لگا۔

ہرے ہرے رام رام یہ کیا کیا یہ کیا ہوا!!!! بیچارہ امریکن سپاہی حیران ہے کہ یہ کیا بات ہوئی وہ سمجھا کہ شاید یہ لوگ روٹی چرائینگے

تہمت لگاتے ہیں - ہاتھ پاؤں کوٹ ٹوپ جہاڑ کر دکھاتا ہے - کہ دیکھ لو - میں نے روٹی نہیں لی - صرف چوٹ سلگا لیتے ہے - پر یہاں معاملہ ہی دیگر تہا - سپاہی نے تو ان کو جہیلا کرتے دیکھکر اپنا رستہ لیا - اور اون دہا رک ہندوؤں کو بجز اس کے کہ کل ٹیوٹ ڈول کو کرشن ارپن یا دریائے سپہہ کے حوالے کرتے اور چارہ ہی کیا تہا ایک دوسرے چوکی میں بہی روٹی بن کر طیار ہوئی ہتی - روٹیوں کی ٹہری تہالی میں چولہے کے پاس رکہی ہتی - کہ ایک جاپانی جاہی نے ایک ڈالر تہالی کے پاس رکہ دو روٹیاں اوٹہا لیں ہائے ہائے اسکا تو چہوت ہوگیا - اتنی محنت کری کرائی خاک میں مل گئی راجپوت جاپانی پر بہت ناراض ہو رہے ہیں - اور وہ غریب کھڑا منہ تک رہا ہے کہ یہ کیا ہوا - یہ کیوں بک رہے ہیں - کہ میں نے تو روٹیوں کے دام سے بہت زیادہ پہلے ہی دیدیا ہے - ایک اور بہلے مانس راجپوت نے دیکہا کہ اب کہنا سننا فضول ہے سب روٹیاں جاپانی کو دینے لگا - اور اُس کا ڈالر بہی لوٹا دیا جاپانی نے سمجہا - کہ شاید یہ لوگ دام دینے سے چڑ گئے ہیں جو کہ نامناسب حرکت ہتی اُسنے نہایت انکساری کے ساتھہ ڈالر واپس لے لیا اور چاہتا تہا - کہ تہوڑی روٹیاں لیجائے - باقی اُن کے رہنے دے - مگر یہاں تو معاملہ ہی کچہہ اور تہا - آخرکار جاپانی بعد شکر کل روٹیاں بہی لیگیا - اور ڈالر بہی - راجپوت اپنے دہرم کو بیٹھکر بیٹھے ہوئے رونے لگے ؎

مگر افسوس کہ اخبار مذکور نے چہوت پر پہبتیاں تو اڑائیں - لیکن جیسے ہم دیکہتے ہیں - کہ آریہ سماج بہی باوجود دعویٰ اہل قرآن وغیرہ کے ایسی غیر معقول الجہن میں پہنسا ہوا ہے - آریہ سماج کے بانی دیانند جی نے گو ہندوؤں کی بہت سی رسم و رسوم بلکہ مذہب میں اصلاحیں کی ہیں - مگر چہوت کے مسئلہ کو بالکل وہ بہی نہ صاف کر سکے اونہوں نے بہی صاف لکہا - اور آریہ سماج کو بہی سبق دیا - کہ گوشت خوروں کے ہاتھ کا مت کہاؤ - اسی لئے ماسٹر آتما رام صاحب جیسے آریہ نے نگینہ کے مباحثہ میں بطور فخر کے کہا تہا - کہ میں سرحد پنجاب پر گیا - تو وہاں کے پٹہان میرے لئے پانی لسی وغیرہ لائے مگر میں نے نہ پیا - کیونکہ وہ گوشت خور ہیں کیا ہی معقول وہم پرستی ہے - آریہ سماج اور یہ وہم پرستی معقول جوڑا ہے - مگر اس خیال سے کہ آریہ سماج کے اور کونسے خیالات میں پاکیزگی پائی جاتی ہے - جو اس میں نہ ہونے سے اعتراض ہو - تمام پاکیزہ سے پاک اور پوتر نیوگ کیا کم ہے - جسکو بڑی چمک دمک سے مہذب دنیا کے سامنے پیش کیا جاتا ہے - لہٰذا اسپر بہی افسوس نہیں ؎

بلا سے کوئی ادا اُن کی بدنما ہو جا
کسی طرح سے تو مٹ جائے ولولہ دل کا -

امرتسر میں ایک ممبر کمیٹی کا انتقال

کسی کا کندہ نگینے پہ نام ہوتا ہے + کسی کی عمر کا لبریز جام ہوتا ہے
عجب سرا ہے یہ دنیا کہ جسمیں شام و سحر + کسی کا کوچ کسی کا مقام ہوتا ہے

اشعار مذکورہ اور نیز روزانہ مشاہدہ اور تجربہ ہمیں سبق دیتا ہے - اور ہر آن الرحیل الرحیل کی آواز سے کان بہر رہا ہے اس لئے کسی کا مرنا جینا ہمارے لئے ایک معمولی مشغلہ بن رہا ہے - مگر جن لوگوں کے کان حق سے آشنا ہیں - اون کو تو چاروں طرف سے نصیحت ملتی ہے کسی اہل دل نے کیا سچ کہا ہے ؎

غافل تجہے گھڑیال یہ کرتا ہے منادی + گردوں نے گھڑی عمر کی اک اور گہٹا دی

میاں امیر بخش مرحوم ممبر میونسپل کمیٹی جس تکلیف دہ بیماری سے مرا ہے اہل شہر سے مخفی نہیں ہے جو دنیا کی بے ثباتی کا پورا نقشہ بتلانے کو کافی ہے - ہمیں اس موقع پر مرحوم کی سوانح عمری کا لکہنا مقصود نہیں بلکہ ممبران کمیٹی کو ایک وعدے کا یاد دلانا منظور ہے - گو ان کو خود ہی یاد ہوگا - اسلئے ہمارے یاد دلانے کی ضرورت نہیں مگر چونکہ پبلک بڑی بے صبری سے اوس وعدہ کو دیکہہ رہی ہے اس لئے ہمارا فرض ہے - کہ مسلمان ممبران میونسپلٹی کو عموماً اور سردار جیون سنگہ صاحب تحصیلدار صاحب امرتسر کو خصوصاً جن کی موجودگی بلکہ انہی کی کوشش سے میاں فیروز الدین صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر کے مکان پر الیکشن کی صلح کے موقع پر ہوا تہا - یاد دلاتے ہیں کہ

ahmadimuslim.de

جسوقت تمام حاضرین نے بعد منت مولوی احمد اللہ صاحب سے گذارش کی تھی۔ کہ اس موقعہ پر آپ اپنی درخواست ممبری واپس لے لیں۔ اگر کوئی جگہ خالی ہوئی۔ تو آپ کو پہلے داخل کر لیا جاویگا۔ اس موقع پر مولوی صاحب موصوف نے اپنے دوستوں اور موکلوں کی خوشنودی کو بالائے طاق رکھکر تحصیلدار صاحب کی سفارش اور مسلمان ممبروں کی درخواست کو منظور فرمایا تھا۔ پس اب انتظار ہے۔ کہ ممبران کمیٹی ایفاء وعدہ کرکے آئندہ کو اپنا اعتبار پیدا کریں گے۔ یا اس کے خلاف (خدا نہ کرے) حسب ضرورت ہم آئندہ بھی کچھ لکھینگے۔

ایک مخلص دوست کی نصیحت

ناظرین اہلحدیث کو معلوم ہوگا۔ کہ امرتسر کے بعض علماء نے میری عربی تفسیر کے خلاف ایک چھوٹا سا رسالہ اردو میں شائع کیا ہے جس کے جواب میں کئی ایک مضامین آئے۔ مگر مناسب نہیں سمجھا گیا۔ کہ اخبار میں درج ہوں۔ مگر آج ایک مخلص دوست جناب مولوی محمود علی صاحب پروفیسر رندھیر کالج کپورتھلہ کے ایک خط کا درج کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ نہ اس لئے کہ وہ مخالفین کی کسی تحریر کا جواب ہے۔ بلکہ اس لئے کہ مجھ خاکسار کو ایک نصیحت دوستانہ ہے جس کی بابت میں مولوی صاحب موصوف کا دل سے شکر گذار ہوں وھو ہذا۔

خط مذکور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب مولوی صاحب دام فیضہ۔ السلام علیکم! اگرچہ مجھکو جناب کی زیارت کا موقع نہیں ملا۔ مگر غائبانہ عقیدت ضرور رکھتا ہوں۔ اس لئے کہ جناب کی کوششوں کا ذکر اکثر سنتا رہتا ہوں۔ جو تردید مذاہب غیر میں آپ کی ذات سے ظہور پذیر ہوتی رہتی ہیں۔ کیونکہ اس قحط الرجال کے زمانے میں جبکہ اسلام پر ہر چہار جانب سے نہایت خطرناک حملے ہوتے رہتے ہیں اور اسلام کے حمایت کرنیوالے بیشتر خواب خرگوش میں مبتلا ہیں ایسے نفوس طیبہ کا وجود جو اپنے اوقات گرامی کو خدمت دین میں صرف کریں بس غنیمت ہے۔ مگر اسوقت جو میں عریضہ لکھ رہا ہوں اس کا باعث اپنا اظہار عقیدت یا جناب کی تحسین وصحیح نہیں کیونکہ آپ جو کچھ کرتے ہیں وہ محض حسبۃ للہ کرتے ہیں اور اس کا اجر جو کچھ اس منعم متعال کی جانب سے ملیگا۔ وہی بس ہے۔ کسی اور کے احسان و شکر کی ضرورت نہیں۔ اور مجھ پر جو بشارت آپ کی مساعی جمیلہ سے حاصل ہوتی ہیں۔ وہ بھی خدا کے لئے ہے جسکے اظہار کی حاجت نہیں بلکہ اسوقت عریضہ لکھنے کا سبب ایک تحریر ہے۔ جو میری نظر سے گذری اور اس میں بتصدیق اکثر علمائے ہند آپکو مذہب اہلسنت سے خارج کرنے کا فتویٰ دیا گیا ہے۔ اسوقت مجھے اس سے بحث نہیں کہ علماء کی تحریر درست ہے یا آپ حق پر ہیں اور نہ میں ایسے محاکمہ کی لیاقت رکھتا ہوں ہاں البتہ اسقدر جانتا ہوں۔ کہ جو شخص اسلام کی تائید اور اغیار کے اعتراضوں کی تردید کا بیڑا اٹھائے وہ شخص علمائے گذشتہ کے تمام وکمال خیالات اور سلف کے مختلف الآراء تفاسیر کی ہر بات کا مقلد بنکر اس مباحثہ میں عہدہ برآ نہیں ہو سکتا۔ اور ضرور ہے کہ وہ شخص متقدمین کے متناقض خیالات میں سے جس امر کو غلط سمجھے اس سے صاف انکار کرے اور اپنے کامل غور وخوض کے ساتھ صرف احکام خدا ورسول کو پیش نظر رکھکر ایک مستحکم رائے قائم کرلے اور پھر اس اصول پر اسلام کی حمایت میں مصروف ہو۔ اور اس طرح کرنے پر ضرور ہے کہ بعض کوتاہ نظر یا وہ حضرات جن کے گوشہ خلوت اور عبادت خانوں تک اسلام پر حملہ کرنے والوں کی آواز نہیں پہنچتی اور وہ لوگ جو صرف اندرونی مخاصمتوں ہی میں مصروف رہنا اپنا فرض سمجھتے ہیں اور غیروں کو صرف کافر کہدینے میں اسلام کی فتح جانتے ہیں۔ غرض ان خیالات کے لوگ اس شخص کے مخالف ہو جائیں گے اور میں خیال کرتا ہوں کہ غالباً آپ کے بارہ میں بھی ایسا ہی ہوا۔ اور ہندوستان کے ہر گوشہ سے آپ کے خلاف صدا بلند رہی۔ جس سے مجھے اندیشہ پیدا ہوا۔ کہ مبادا آپ ان علماء کی جواب دہی میں مصروف ہو جائیں۔ اور اس طرح ایک تو اندرونی مخالفت میں جو بدقسمتی سے پہلے ہی نہایت شدت سے ہے ایک اور اضافہ ہو جائیگا۔ اور

ahmadimuslim.de

اہلحدیث میں جو پہلے ایک فرقہ تھا۔ اب ثنائی اور شاید غزنوی نام کے دو گروہ پیدا ہو جائیں گے اور دوسری جو خدمت اسلام کہ صرف تنہا آپ سے یا شاید ہندوستان میں دو چار اور بزرگواروں کی ذات سے ہوتی ہے۔ اُس کا دروازہ بند ہو جائے گا۔ اور یہ وہ صدمہ ہے جس کے خیال سے دل میں اگر کسی کے پہلو میں دل ہو۔ ایک رعشہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور اسی اندیشہ نے مجھے جرأت دلائی۔ کہ آپ کی خدمت میں عرض کروں پس پھر اُس خدا کے لئے جسکے بھیجے ہوئے سچے دین کی جو آپ اسوقت تک خدمت کرتے رہتے ہیں آپ علماء کے جواب اور ان سے بحث کرنے کی طرف ہرگز ہرگز متوجہ نہ ہوں کیونکہ اس طرح یہ جھگڑا اسقدر طول پکڑیگا۔ کہ نہ صرف آپ کی تمام عمر تک بلکہ آپ کے متبعین اور نیز فریق ثانی کے معتقدین میں یہہ بحث ایک غیر محدود زمانے تک جاری رہکر بھی ختم نہ ہوگی۔ آپ صرف تنہائی میں ان اعتراضوں پر غور کریں۔ اور جو بات اُن کی آپ کو حق معلوم ہو۔ نہایت جوانمردی سے اس کی نسبت تسلیم کا اظہار کردیں جن باتوں میں آپ اون کی طرف سے زیادتی سمجھتے ہیں یا ان کے پیش کردہ تفسیر کو آپ سچے دل سے غور کرنے کے بعد حق نہیں سمجھتے اس کی نسبت ان کو کچھ جواب نہ دیں اور مخالفین کے طعنوں اور شکست کھانے کے بازاری پھبتیوں کی کچھ پرواہ نہ کریں۔ اور اپنے اُس فرض میں جسکے واسطے خدا نے آپکو موزوں بنایا ہے۔ اور جس کا ادا کرنیوالا کم از کم پنجاب میں آپ کے سوا اور کوئی نہیں۔ اُس میں مصروف رہیں اور اسلام کے بیرونی حدود کو بے محافظ چھوڑنے کے خطرناک غلطی کے مرتکب نہوں۔ خدا نے چاہا۔ تو آپ کے مخالفین کی یہ جھک چند روز میں خود بخود بند ہو جائے گی۔

میں امید کرتا ہوں۔ کہ میری گذارش آپکو ناگوار نہ ہوگی۔ اور اپنی فرصت کے وقت اسپر غور فرماکر کوئی مناسب رائے قائم فرمائینگے

نسئال اللہ لنا ولکم التوفیق للسواء علےٰ سبیل الرشاد۔

(راقم۔ محمد علی پروفیسر رندھیر کالج کپورتھلہ)

(خاکسار) رسالہ مذکور کا جواب طیار ہونے کو ہے بیشک توجہ نہ چاہئے تھی۔ مگر بموجب فرمان نبوی اتقوا مواضع التہم (تہمت کی جگہ سے بچتے رہو) کچھ لکھنا ہی پڑا کیونکہ میرے عنایت فرماؤں حسلنے کئی ایک مواقع پر تو میرے کلام کے معنے غلط کئے ہیں۔ اور کئی ایک جگہ بیجا تہمتیں لگائی ہیں۔ اور بعض جگہ خود غلطی کھائی ہے اس لئے چند روز کی توجہ سے جواب طیار کیا گیا۔ جو عنقریب شائع ہوگا۔ طوالت نزاع کا خطرہ یہاں بھی بعض دوستوں کو ہوا تھا چنانچہ اُن کے کہنے سے میں نے ایک اشتہار یکم جولائی کو دیا تھا۔ کہ کوئی ثالث منصف مقرر کیا جاوے جو فیصلہ دے۔ فریقین منظور کریں تاکہ آئندہ نزاع ختم ہو جاوے۔ مگر افسوس کہ فریق ثانی نے تسلیم نہ کیا۔ آپکے اس خط نے مجھپر ایک خاص اثر کیا۔ اگر شروع میں آتا۔ تو تعجب نہ تھا۔ کہ میں بالکل اسپر عمل کرتا۔ مگر اب تو رسالہ مذکور طیار ہو گیا ہے لیکن آپ مطمئن رہیں۔ کہ خاکسار اپنے فرائض منصبی میں کمی نہ کرنے دیگا۔ انشاء اللہ ٥

دست از طلب ندارم تا کام من برآید ٭ یا تن رسد بجاناں یا جان ز تن برآید

(دنیا زسیر ابوالوفاء)

نفاق

بیروں کنم ز دل ہمہ دود نفاق را
یا گل کنم ز دست چراغ وفاق را

پہلے ہیں وہ نظم جو دشت نفاق ہیں ٭ مضموں بھی منتشر ہیں یہ افتراق میں
الجھی ہوئی زلف نظم ہوائے فراق ہیں ٭ فرق آگیا ہے آج نظام وفاق میں

رخ نفاق کھنچ گئی ہے گیسو دار پہ
باندھے ہوئے کمر ہیں مضامیں فرار پہ

مضموں بہم ہوں خاک کہ وہ نفاق ہو ٭ یاں ذکر اتفاق تو بالائے طاق ہے
ریحان طبع لنظم کا سوختہ فراق ہو ٭ اظہار جور گردش نیلی رواق ہو

انجم کی طرح نظم کے گوہر ادھر ادھر
بکھرے ہوئے ہیں صفحہ دل پر ادھر ادھر

مصرع ہر اک جدا ہے ہیں جدائی نفاق ٭ بندش بھی آج سست ہے جدائی نفاق سے
ہے پست کاخ نظم بھی پائے نفاق سے ٭ درد سخن فضول ہے دوا نفاق سے

ahmadimuslim.de

کھلتے ہیں ہونٹ بند بیان پائو دست کو
نقطے جدا ہیں لفظ سے بالا و لپست کے

طرز بیاں ہو آج سراپا فراق پر — خنداں ہے افتراق اسیر نفاق پر
پرواز کا ہے قصد جو چرخ نفاق پر — کھولا ہے مرغ فکر نے مانند داق پر

چل پھر رہا ہے خامۂ رنگیں بیاں مرا
میداں میں ہے نفاق کے اب امتحاں مرا

اے شاہباز فکر و دماغ رسا ادہر — ہو شفق شکار مضامین پہ آ ادہر
مضموں نفاق ہی میں اڑ پر جا بجا اودہر — ہو جائیں صید ہو نہ کوئی دوسرا ادہر

صیاد دہر کو ہے تلاش شکار آج
مرغ سخن بہی بہولے ہیں راہ فرار آج

برہم زن وفاق دل آرام ہو نفاق — پیدا کن مصائب و آلام ہے نفاق
غارت گر اخوت اسلام ہو نفاق — دور جہاں میں گردش ایام ہو نفاق

سب لوگ مبتلا و مصیبت اسی کی ہیں
آلودۂ بلا و اذیت اسی سے ہیں

ہے رود دلوں میں باعث رنج و عنا نفاق — ہو گر کن کلاہ و سر پیر عنا نفاق
ہے کار و بار دہر میں غش ساز نفاق — آہ بربادی عمارت دل کی بنا نفاق

اعراب دل — محرک تحریک نفاق ہیں
مفرد و حروف دل کے ہیں دیکھو ہم نہیں

ہے واسطہ ہو داغ دل واقعہ آئینہ — لبریز لام خون سے ہو لالہ زار ہیں
دونوں ملینگے کیا چمن روزگار میں — ممکن نہیں ہو جو ہوں بہی تو شامت ہزار ہیں

یاں دال سے دلالت دعوئ نفاق ہے
اور لام سے لطیفۂ ملک ایلاق ہے

اجڑا ہے کیا نفاق ہو عشرت سرائے دل — آرام اس الم سے ہوا خاک پائے دل
تہا اتحاد جب کبہی حاجت روائے دل — چلتی تہی صبح و شام ہوائے ولائے دل

دل خوش تہا — جان نار تہی عیش و عشرت سے
سیر جہاں بہی کرتے تہے ہم فرد بیش سے

دلہائے خلق کرتی تہی بل بل کو ہم آسیر — سکتے اتفاق و لطف سے خود شاہ خوب زیر
بیعت کناں تہی قوم تو تہے ہم ہی دستگیر — تہی خلق سب مرید تو ہم بہی تہے اسکو پیر
شاہنشہ زمانہ بہی گویا غلام تہے

دن رات ہم بہت اونکو سلام و پیام تہے

اونچا کیا ہو دست ستم کو نفاق نے — نیچا دکھا دیا ہو کرم کو نفاق نے
دلدادۂ حسد کیا ہم کو نفاق نے — دل میں بڑہایا اور بہی غم کو نفاق نے

قدرت کہاں کہ دور کریں ہم نفاق کو
روشن کریں اگر خاک — چراغ وفاق کو

آپس میں پہوٹ بجہ گیا ہے پرتو اتفاق دل — کیونکہ مقام ہو گیا تیرا رواق دل
گل ہو چکی ہے روشنی اتفاق دل — چہوٹا ہوا ہے دامن مہر و وفاق دل

یارب بہٹکتے پہرتے ہیں ہم لوگ سب مدام
تاریکی نفاق سے ہو روز شب مدام

دن رات ہو رہی ہیں تکرار سے واردات — ہوتے عدالتوں میں ہیں کیا کیا مقدمات
دنیا میں اس نفاق بلا کی ہو تیری گت — لگ گئے ترسے ہو فتنۂ محشر کی حالات

پہانسی کسی کو دی تو کسی کو رہا کیا
کس طرح ہم کہیں کہ روا نا روا کیا

ہے قوم اس نفاق کی آفت میں مبتلا — سو طرح کی بلا و مصیبت میں مبتلا
دن رات ہو جہاں کی نحوست میں مبتلا — ہو طرفہ یہ کہ پہر بہی ہو نحوست میں مبتلا

مغرور و دل پسند ادہر ہیں امیر قوم
فاقوں سے جان بلب ہو ادہر ہر فقیر قوم

دشمن ہماری قوم تو ہم قوم کی عدو — کہوئی ہو ہم نے ایسے ہی جہگڑوں میں آبرو
کرتے ہیں اتحاد کی جو لوگ جستجو — راہ وفاق ڈہونڈہتے پہرتے ہیں چارسو

ہے جب قوم اونکو روش اُن کی پاک ہو
واں اُڑ رہی عداوت قومی کی خاک ہو

آپس کی اس لڑائی نے مفلس بنا دیا — اجڑا ہو گہر ڈگریوں میں تو گہر بار بک چکا
نفرت وہ ہو کہ قوم میں باہم ہو کسوا — جنگ و جدال پہر کوئی ہو دن تلا ہوا

وہ بدنما شے ہے اُسے نیچا دکھائیے
اس کی مذلتوں کا تماشا دکھائیے

لڑنا لڑانا صبح و مسا ان کا کام ہے — آفت میں ڈالدیں یہ کسیکو تو نام ہو
خرچ مقدمات میں صرفہ تمام ہو — اس صرفۂ فضول کو اپنا سلام ہو

کیا کیا ختنہ ریں نہ ہوئیں اس فضول سے
پہر دیکہتے ہیں سب اسے نظر قبول سے

دل میں وہی ہے جوش ٹھکانا کا ٹھکانا نہیں   پھر یہ ہوس ہے قرض بھی مل جائے گر کہیں
اوس سے خرید لیں کوئی ہم حصہ زمیں   اور بیچ کے پھر دکھائیں ہم شکل ہمکیں

شاید اس سے بھی لڑینگے عدالت میں جاکے ہم
پھر لو ہارینگے ستم نہ ہے ڈگری کو پا کے ہم

گر ابتدا میں ہار گئے ہم تو پھر اپیل   ججی میں جاکے کرینگے تو دینگے دلیل
اور ہاں پیروی کریں بیرسٹر اور وکیل   پھر محنتانہ کی بھی کرینگے کوئی سبیل

لے لے کے قرض کھائینگے اور دیں گے اونکو بھی
خوش وقت ہم رہینگے بھی رکھینگے اون کو بھی

ہاں گر اپیل سے بھی ہوا فیصلہ خلاف   ہائیکورٹ تک مرافعہ ثانی کرینگے صاف
بیرسٹروں وکیلوں کے گھر پہ ہو اعتکاف   بیٹھی میں کیا بحث کیلئے تا کہ لیں اعتراف

ان سے ہی یہ امید کہ سب کو جتائیں گے
ڈگری فریق ثانی کو کوشش سے پائینگے

گر اس اپیل نے بھی دکھائیں [illegible]   ہیں پاس لیا اسٹے اور ہو ڈسمس کر دیا
لے لے کے بار قرض کا جھیلینگے ستم   بڑھ بڑھ کے اور دکھائینگے ہم چال ابتدا

ایسی پیروی سے ہی کبھی ہٹنا نہ چاہئے
صرف خلیج سے کبھی ڈرنا نہ چاہئے

جیتا اگر مقدمہ لندن تک کیا عجب   کل ہو حیات اپیل ہمارا ہو مطلب
صرفہ کثیر ہوگیا گرچہ بلا سبب   لیکن خوشی یہ ہے کہ ہوئی کامیاب ہم

اب فکر ہے کہ قرض ہو سب پیش حکم ادا
ڈگری کو بیچیں یا کریں اجرا سے ہم ادا

پہلے خیال یہ ہوا ڈگری فریق پر   جاری کریں برائے حصول زمین و زر
لیکن بلا وکیل کے ممکن نہیں مفر   درخواست کیسی دیتے ہیں ہمکو نہیں خبر

اسوقت بھی ضرورت زر ہے برائے خرچ
لائیں کہاں سے حاجت زر ہے برائے خرچ

ڈگری کو بیچ دیں ہوا پیدا یہ پھر خیال   کم ہی زر ثمن سے ملجائے نقد مال
قرضہ کو ہم ادا کریں جس سے برا ہو حال   باقی جو بچ رہے اسے کھائینگے پھر حلال

لیکن کیا حساب تو باقی بچت نہیں
قرضہ کو سب ادا کریں اتنی سکت نہیں!

چندے تو مبتلا ہو اس میں کہ کیا کریں؛   خود کھالیں یا کوئی قرضہ ادا کریں

اب کیا عجب کہ قرض دہندہ جفا کریں   ہم خاک کرچ غنچۂ دندان نما کریں

ڈگری کریں گے جاری جو وہ مال و ذات پر
ہوں گی نصیب ذلتیں ہر ایک بات پر

دیوانے بنیں یہ خیال آخر آگیا   چارہ نہیں ہے ہمکو بجز اسکو دو ہلا
ڈگری کو پیش کرکے صدا لیں بن بلا   پیچھا چھڑائیں اپنا کہ ہے یہ بڑی بلا

پیدا کریں گے رزق کو محنت سے زور سے
کھائینگے گھر میں بیٹھ کے عزت کے طور سے

کیا کیا نفاق سے نہ اٹھائیں خسارتیں   پامال جب قوم کی ہیں سب عمارتیں
کرتے ہیں بر ملا وہ ہماری حقارتیں   بڑھتی چلی ہیں غیر کی ہم پر جسارتیں

سب جان کے حقیر دباتے ہیں بر ملا
ذلت میں اپنی عمر گنواتے ہیں بر ملا

ملے دل کریگا قوم کی کب تک شکایتیں   طول عمل ہے غمزدہ دل کی حکایتیں
باہم بھلا دو دل سے خدا را عداوتیں   بنجائیں بگڑی قوم کی اس سے جماعتیں

بس آج اختتام پر ذکر نفاق ہو
اور ہر بشر کے دل میں امید وفاق ہو

نشتر یہ پاس کر کے جو بیرسٹری ہیں آپ   بیمار قوم کے لئے کوئی دوا بھی لائے
مانا یہ ہم نے آپ کی سند مستند ہے یا نہیں   دارو مریض قوم کو یاں جانچ [illegible]

غافل ہم کار آمد آپ کی نہیں اس دم مشاورت
صحت کے بعد کیجئے باہم مشاورت

یہ ہے مرض مری آپ یہ زبان قوم   ہو جائیں آپ قوم کے بنجائیں شفیق قوم
امداد ہوگی آپ یہ تہا بیان قوم   لیکن خیال خام تھا جو تھا گمان قوم

ہاں آپ دستگیر ہوں اسوقت قوم کے
ارشاد قوم میں پھر ہوں اسوقت قوم کے

لڑوا کے دوسروں کو اگر کچھ بلا تو کیا   لے لے کو اپنی قوم سے گھر میں بھرا تو کیا
اسطرح نفع آپکو گر کچھ ہوا تو کیا   عاجز کو اور اپنے عاجز کیا تو کیا

پھر قوم سر بلند ہو کام ایسا کیجئے
نام آور زمانہ ہو ہر نام ایسا کیجئے

ہر قوم کو مقدمہ بازی کا مشغلہ   ہم ہوں کہ اور سوں نہیں کچھ اسکا تذکرہ
آبائی دولت کو بھی دیتے ہیں سب مٹا   حاصل کریں گے قوت بازو سے جو کیا

ahmadimuslim.de

دن رات عیش میں رہیں اُن کا یہ کام ہو
آوازۂ حدوث اُن کو پیغام ہے

دل سے بھولے آج گذشتہ آلام ساقیا! | اور غم فزا ہے گردش ایام ساقیا
میخانہ کھول دے یہ سرِ شام ساقیا | ہوں منتظر ادھر بھی کوئی جام ساقیا

وابستہ سب امیدیں ہیں تیری نگاہ سے
امیدوار در پہ پڑا ہوں پگاہ سے

جاتا ہے تیری بزم کی ناشاد ساقیا | تاہم دعا ہے تو رہے آباد ساقیا!
ہے قوم اب نفاق کو برباد ساقیا | ہے سخت صعب وقت کی افتاد ساقیا

ساقی وہ مے پلا کہ زمانے میں نام ہو
دور نفاق دور ہو اور یہ کام ہو

منعم پہ غفلتوں کا سبب گوش قوم کر | کیا کر رہا ہوں قوم کی ہملا نہیں خبر
هذا الکلام اطیب [illegible] البشر | [illegible] ماسٹر

Livein doordin wartd
Said my master

ہاں اے صبا بگو یہ جہاں ایں پیام ما
بشنو بہ گوش ہوش خرد ایں کلام ما

راقم

فرصت اگر جو فلک زمانہ سے پائیں گے
رنگ اتفاق قوم کا ہر سو جمائیں گے
(البنیم)

تقریظات

برق اسلام بر ترک اسلام - یہ وہی کتاب ہے جسکا مدت سے اشتہاری اعلان کیا جاتا تھا - اس کے مضامین کی بابت اس سے زیادہ کیا کہا جاوے کہ انوار الاسلام سیالکوٹ کے کہنہ مشق اڈیٹر کے قلم کا نتیجہ ہے جسکی طرز تحریر سے ناظرین آگاہ ہیں - ترک اسلام کے ایک سو پندرہ سوالوں میں سے ۳۰ سوالوں کے جواب سردست حصہ اول میں دیئے گئے ہیں - اس کے ساتھ ترک وید کا ایک حصہ لگایا گیا ہے - مگر افسوس کہ ۲۰۰ صفحوں کی تعداد کو محدود رکھنے کے لئے خط بہت ہی باریک کرایا گیا - جس سے کتاب کے مضمون کا لطف جاتا رہا - قیمت ۴ / دفتر انوار الاسلام شہر سیالکوٹ سے مل سکتا ہے -

فتح الموحد - اس کتاب میں مصنف علام نے مجلس مولود شریف کی تاریخ اور اوس کا نشو و نما پانا اور رواج پھر اس کی شرعی تحقیق نہایت بسط سے کی ہے - جس کی نظیر کسی اور کتاب میں شاید مشکل سے ملے قیمت ۸ / جو کسی قدر زیادہ ہے ہماری درخواست ہے - کہ اور نہیں تو محصول ڈاک وغیرہ خرچ اسی میں محسوب کیا جاوے - پتہ مولوی عبد الخالق خان حنفی موحد مقام بریلی -

فیصلہ قرآنی - تکذیب قادیانی - مضمون نام سے ظاہر ہے مرزا صاحب قادیانی کے خیالات کی تردید ہے مصنفہ حکیم حافظ محمد الدین صاحب اسٹیشن کاہنا کچھ ضلع لاہور قیمت ۸ / ہماری رائے میں مصنف موصوف نے چونکہ بغرض تجارت تصنیف نہیں کی - اس لئے قیمت میں کمی کر دیں - تو بہت مناسب ہو کل صفحات ۹۲ ہیں -

بابو **عبد الغفور** (دھرمپال) پر فوجداری مقدمہ کرنے کی اجازت صاحب ڈپٹی کمشنر دہلی سے مانگی گئی - اونہوں نے بغرض منظوری گورنمنٹ پنجاب کے پاس بھیجدی ہے (کرزن گزٹ ۱۶ جولائی سنہ ۱۹۰۴ء) دیدہ باید - ہماری رائے اس بارے میں کچھ ہی ہو بہر حال اہالی دہلی نے جو کچھ کیا ہے - سوچ سمجھکر ہی کیا ہوگا - تاہم ہم اس امر سے خوش نہیں - کہ عبد الغفور مذکور کے ترک اسلام کے متعدد جوابات ہونے کے بعد قانونی کارروائی ہونے سے آریوں کا یہ عذر رہا - کہ مسلمان جواب دینے سے عاجز ہیں اس لئے سرکار میں دوڑتے ہیں بلکہ مسلمان جیسے کہ اپنے علم سے کام لیتے ہیں قانون سلطنت سے بھی فائدہ حاصل کرتے ہیں - گو ہم کسی وجہ سے اسکے

مباحثہ نگینہ - نگینہ میں جب رہا ہے جن صاحب کو ضرورت ہو - وہ حکیم ارتضاء علی صاحب مقام نگینہ ضلع بجنور سے خط و کتابت فرماویں +

ahmadimuslim.de

فتوے

سوال نمبر ۱: - کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ولی میت نے ایکبار نماز جنازہ کی بعض لوگوں کے ساتھ پڑھی۔ اور دوسرے لوگوں کے ساتھ بامامت شخص آخر نماز جنازہ پڑھی۔ تو یہ تکرار نماز جنازہ جائز ہے یا نہیں۔ اور اگر ولی اس مسئلہ سے ناواقف ہے اور بسبب اصرار کسی عالم کے اوسنے دوبارہ نماز جنازہ پڑھی۔ تو وہ گنہگار ہوگا۔ یا وہ عالم یا دونوں یا کوئی نہیں؟

سوال نمبر ۲ - نماز جنازہ تین روز تک متواتر جائز ہے یا نہیں۔ حدیث وفقہ سے مدلل جواب تحریر فرمادیں؟

سوال نمبر ۳ - فی زماننا جو مروجہ خطبہ [illegible] پڑھا جاتا ہے اس کے جواز کی کیا دلیل ہے؟ (ایک طالب العلم از مدرسہ احمدیہ آرہ)

جواب نمبر ۱ - نماز جنازہ میت کے لئے دعا ہے [illegible] حدیث شریف میں ہے اخلصوا له بالدعاء - پس دعا اگر متعدد دفعہ کیجاوے تو کیا منع ہے؟ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جنازہ تین روز تک پڑھا گیا۔ صاحب ہدایہ نے کہا ہے۔ کہ ایک دفعہ پڑھنے سے فرض ادا ہوگیا۔ اور نفل مشروع نہیں۔ مگر اسپر کوئی آیت یا حدیث دلیل نہیں لاسکے بلکہ شراح ہدایہ کو آنحضرت کے جنازے کی بابت بہت کچھ تکلف کرنا پڑا۔ جو خواہ مخواہ کا بوجھ اپنے ذمہ لیتا ہے اور اگر یہ بات محقق ہوجائے کہ تعدد نماز جنازہ منع ہے۔ تو صورت مرقومہ میں ولی میت کو گناہ نہیں کیونکہ وہ عامی ہے اُس نے ایک عالم کے کہنے سے کام کیا ہے۔ فمذهبه مذهب مفتيه

جواب نمبر ۲ - اس کا جواب آگیا۔

جواب نمبر ۳ - خطبہ میں وعظ کہنا سنت ہے حدیث شریف میں ہے کان يقرأ القرآن ويذكر الناس (مشکوۃ) یعنی آنحضرت خطبہ میں قرآن شریف پڑھکر لوگوں کو نصیحت فرماتے تھے درمختار میں ہے یکرہ تکلم فیہا الا الامر بمعروف لانه منها یعنی خطبہ میں بات کرنا منع ہے سوائے امر معروف یعنی وعظ و نصیحت کے کیونکہ یہ اسی خطبہ میں داخل ہے۔ ہدایہ میں ہے ولو خطب قاعدا او على غير طهارة جاز لحصول المقصود - کفایہ شرح ہدایہ میں اس مقصود کی تشریح کی ہے وهو الوعظ والتذكير مفصل بحث رسالہ اہل حدیث کا مذہب میں ملاحظہ ہو۔

سوال نمبر ۴ - کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ جہاں بیماری مذکور ہو۔ وہاں سے بھاگ کر دوسرے شہر یا ایک محلہ سے دوسرے محلہ میں یا ایک مکان سے دوسرے مکان میں جانا جائز ہے یا نہیں اور یہ جو بعض لوگ کہتے ہیں کہ کتب تاریخ مثل ابن خلدون وغیرہ میں لکھا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں حضرت ابو عبیدہ کو ملک شام کیطرف سپاہ سالار کرکے حضرت نے روانہ فرمایا۔ جب فوج مرسلہ وہاں پر پہنچی۔ تو وہاں مرض وبا پڑی اور حضرت عمرؓ کو خبر ہوئی آپ نے سپاہ سالار مذکور کو فرمان لکھا کہ جس جگہ تم ہو۔ وہ جگہ مرطوب ہے فوج کو لیکر پہاڑ کی طرف چلے جاؤ۔ مگر انہوں نے اوسپر عمل نہ کیا۔ اور فوت ہوگئے۔ پھر ان کی جگہ اُن کا بیٹا سپاہ سالار ہوا۔ پھر حضرت عمر نے اوسکو بھی فرمان سابقہ پر توجہ دلائی۔ مگر اُس نے بھی عمل نہ کیا آخر وہ بھی فوت ہوگیا۔ پھر اُن کی جگہ ایک اور صحابی سپاہ سالار ہوئے۔ پھر اون کو اوسی فرمان کی طرف اشارہ ہوا۔ لیکن انہوں نے اوسپر عملدرآمد کیا۔ اور فوج کو پہاڑ پر منتشر کیا۔ اس سے بیماری دفع ہوگئی۔ کیا یہ روایت صحیح ہے یا نہ اور اس روایت سے لوگ مستند ہوکر بیماری کے مکان سے مفرور ہونا جائز جانتے ہیں اور اکثر لوگ یہ کہتے ہیں۔ کہ جیسے اور دوائی ہر مرض کیلئے کیجاتی ہے۔ اسی طرح آب و ہوا کا بدلنا بھی ایک دوا ہے اور یہ بھاگنا ہمارا بدلانا آب و ہوا کا ہی ہے جواب اس کا ساتھ ادلہ قویہ کے بالتفصیل عنایت فرمادیں۔ تاکہ عوام الناس کے شکوک رفع ہوں (راقم خیر [illegible])

جواب نمبر ۴ - مرض طاعون سے بھاگنا منع ہے حدیث شریف میں ہے کہ جب کسی زمین میں طاعون پڑے۔ تو وہاں سے نہ بھاگو۔ ابن خلدون میں لکھا ہے۔ کہ حضرت عمرؓ نے ابو عبیدہ کو حکم بھیجا تھا کہ کسی اونچی جگہ پر چلے جاؤ۔ انہوں نے ابو موسیٰ کو مناسب جگہ کی تلاش کیلئے مقرر کیا

ahmadimuslim.de

مگر اُس جگہ جانے سے پہلے ہی فوت ہوگئے لیکن اس میں یہ ذکر نہیں۔ کہ اوسوقت اوس جگہ پر طاعون بھی تھا۔ ممکن ہو کہ اوس شہر میں طاعون ہو۔ مگر چھاونی میں جہاں ابوعبیدہ کی فوج رہتی تھی طاعون نہ ہو۔ مگر احتیاطاً حضرت عمرؓ نے نقل مکانی کا حکم دیا ہو۔ یہ بھی ممکن ہو کہ حضرت عمرؓ کو بھی اوسوقت تک اس حدیث کا علم نہ ہو۔ چنانچہ اُسی صفحہ ابن خلدون پر جہاں ابوعبیدہ کے نام حکم جاری کیا گیا ہے یہ بھی لکھا ہے کہ حضرت عمرؓ ایکدفعہ سفر میں تھے جہاں کا قصد تھا۔ وہاں طاعون کے ہونے کی خبر آئی۔ تو آپ نے مشورہ کیا۔ کہ کیا جاویں چنانچہ واپسی کی رائے حضرت عمرؓ کو پسند آئی۔ اُس پر عبدالرحمن بن عوفؓ نے حضرت عمرؓ کو یہ حدیث سُنائی کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ جہاں طاعون ہو وہاں نہ جاؤ۔ نہ وہاں سے نکلو (ابن خلدون بقیہ جزء ثالث صفحہ ۱۱۹)

اس سے غالب گمان ہوتا ہے۔ کہ حضرت عمرؓ نے جسوقت انتقال مکانی کا حکم ابوعبیدہ کو دیا تھا۔ اوسوقت تک اس حدیث کی خبر آپکو نہ ہوئی ہوگی اور یہ ممکن ہے۔ اسلئے کہ حدیث مذکور کا حکم صریح ہے اوس کو خلاف نہیں چاہئیے۔ ہاں صفائی مکان ولباس نہایت ضروری ہے ایسا ہی یہ بھی صحیح نہیں۔ کہ ابوعبیدہ نے حضرت عمرؓ کا حکم نہ مانا۔ امیرالمؤمنین کے حکم کی تعمیل نہ کرنا مسلمانوں کا کام نہیں۔ بلکہ اُسی وقت ابوعبیدہ مکان مناسب کی تلاش کے واسطے ابوموسیٰ کو حکم دیدیا تھا۔ مگر خود انتقال کر گئے۔

سوال نمبر ۵ - ایک شخص مرگیا۔ اُس کے تین بھائی حقیقی اور دو لڑکیاں اور عورت اوس کی زندہ ہے اُن کے کس طرح حصے ہونگے

(محمد پناہ خریدار اخبار)

جواب نمبر ۵ - ۲۴ عدد پر حصہ ہوکر ۳ بیوہ کو ۱۶ لڑکیوں کو باقی تینوں بھائیوں کو ملینگے۔

سوال نمبر ۶ - ایک شخص حج کو جانا چاہتا ہے۔ مگر اُس کی والدہ اسکو روکتی ہے۔ اب شخص مذکور کیا کرے؟

سوال نمبر ۷ - کوئی شخص اپنی بیٹی کے نکاح پر داماد سے روپیہ لیسکتا ہے۔ تو ہندوں اور ایسے مسلمانوں میں کیا فرق ہو؟

سوال نمبر ۸ - بے اختیار وسواس جو دل پر گزرتے ہیں اونپر بھی مواخذہ ہوگا؟ حالانکہ ہم اونکو بُرا بھی جانتے ہیں۔

جواب نمبر ۶ - والدہ کو بھی ساتھ ہی حج کو لیجاوے۔ اگر وہ اسپر بھی راضی نہ ہو۔ تو اس کی ناراضگی کی پرواہ نہ کرے حدیث شریف میں ہے

لاطاعة لمخلوق فی معصية الخالق یعنے خدا کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی فرمانبرداری جائز نہیں۔

جواب نمبر ۷ - بیشک لے لینا جائز ہے ہندوں کا دستور ہے۔ کہ نہیں لیتے۔ بس یہی فرق ہے۔ اور جو لے لیتے ہیں۔ اُن کے ساتھ ایسے امور میں فرق کرنا جائز نہیں۔ اسکو ضد کہتے ہیں حدیث شریف میں ایک دفعہ صحابہ نے عرض کیا۔ کہ حضرت ہمیں تو قرآن مجید میں حکم آیا ہے۔ کہ عورتوں سے حیض میں علیحدہ رہا کریں۔ اسپر یہودی کہتے ہیں۔ کہ محض ہماری مخالفت کے لئے یہ حکم بنایا گیا ہے افلانخالفھن یعنے کہا پھر ہم پوری طرح اُن کی مخالفت نہ کریں۔ کہ اون سے جماع بھی کرلیا کریں آپکو سخت رنج آیا۔ فرمایا۔ نہیں۔ ناحق کی ضدمت کیا کرو

جواب نمبر ۸ - بے اختیار وساوس جو گذرتے ہیں۔ اونپر مواخذہ نہیں۔ بلکہ اگر انکو بُرا سمجھتا ہے۔ تو اس کی بابت حدیث شریف میں صریح الایمان کا لفظ آیا ہے ایک صحابی نے عرض کیا۔ کہ ہمارے دلپر ایسے خیالات آتے ہیں۔ کہ ہم اونکا ظاہر کرنا ایسا بُرا سمجھتے ہیں۔ کہ ہماری زبان آگ سے جل جائے تو اچھا ہے۔ اوسپر آپنے ارشاد مذکور فرمایا۔ کہ یہ تو صریح ایمان کی علامت ہے۔

سوال نمبر ۹ - نماز میں خیال کس طرف رکھے اور کیونکر ہو سکتا ہے کہ خیالات یکسو ہوں۔

جواب نمبر ۹ - حدیث شریف میں آیا۔ کہ جب بندہ الحمدللہ کہتا ہے۔ تو خدا اسکے جواب میں حمدنی عبدی کہتا ہے۔ اسیطرح جب الرحمن الرحیم کہتا ہے۔ تو خدا جواب دیتا ہے۔ پس ہر لفظ کو جو منہ سے نکالے۔ دل میں خیال رکھے کہ خدا نے مجھکو یہ جواب دیا ہے شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ رسالہ لمعات میں لکھتے ہیں کہ اسطرح سے نماز پڑھنا دل پر ایک خاص اثر پیدا کرتا ہے۔ واللہ ولی التوفیق

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

پنجاب میں ۱۷ ضلعے ۸۰ تحصیلیں اور پانچ دیسی ریاستیں اب تک طاعون سے آلودہ ہیں (مرزا قادیانی سے پوچھو)

امیر کابل نے ڈھکہ میں ایک مسلح سرائے بنانے کا حکم دیا۔

مرزا صاحب قادیانی کا مقدمہ گورداسپور میں جاری ہے ۲۴ جولائی تاریخ مقرر ہے

نوانچ کا ٹنگ میں پوری شکست کھا کر بھی روسیوں نے ایک دوسری لڑائی کی رو میں بھی نیچا دیکھا۔

خواجہ حسن نظامی دہلوی بقول پیسہ اخبار فوت ہو گئے تھے۔ اب بقول وکیل امرتسر زندہ ہو گئے کیا مرزا صاحب مسیح قادیانی کا معجزہ ہے

بقول جنرل اکمیہ لڑائی دوپہر کو بند ہو گئی تھی۔ لیکن روسی توپخانہ بند نہ ہوا بلکہ جاری رہا۔

تعاقب کرنے والی جاپانی فوجوں پر روسی توپخانہ گولہ برساتا تھا۔ ۳ بجے وہ بھی خاموش کیا گیا۔

اس لڑائی کے نقصانات ہنوز زیر حساب ہیں پانچ روز تک جنگ رہی تھی۔

جاپانی فوج کے ایک اعلیٰ افسر کو ران میں گولی لگی ہے۔ [illegible] پورٹ آرتھر سے براہ راست خبر بالکل بند ہے۔ [illegible] کئی دن ہو گئے ہیں۔

کہتے ہیں روس کی ۴۰ ہزار نہیں بلکہ لاکھ سے زیادہ فوج پورٹ آرتھر میں محصور ہے و مضبوط ہے۔

وہ تین ماہ تک بافراغت کاٹ سکتے ہیں کمک کے امیدوار ہیں جو جلد پر توڑ ہے توڑ کا جوڑ ہے۔

چیفو سے خبر آئی۔ سوموار شام کو پورٹ آرتھر کی طرف دو مہیب آوازیں سنائی دیں۔ چونک پڑے

سلطان المعظم نے حکم صادر فرمایا ہے کہ آئندہ سے جامع مسجدوں کے اماموں۔ مؤذنوں اور دیگر تمام خدام کی تنخواہیں ٹھیک وقت پر ملا کریں۔ (غنیمت ہے)

نواب صاحب رامپور کربلائے معلی وغیرہ کی زیارت کو جاتے ہیں۔ ہمراہی ۵۰۰ ہیں۔ (کیوں؟)

لاہور کی وہ خوبصورت مسجد کہ جس میں مدت تک نارتھ ویسٹرن ریلوے کے ٹریفک سپرنٹنڈنٹ کا دفتر رہا اور جسکو لارڈ کرزن کے خاص حکم سے ریل والوں نے خالی کر دیا۔ اب مسلمانوں کو پوری طور سے دیدی گئی۔ مسلمانوں نے اس مسجد میں قالین اور جانمازیں عمدہ طور سے بچھا دی ہیں۔ ایک عرصہ کے بعد جولائی کو جمعہ کے روز اس مسجد میں مسلمانوں نے سب سے اول نماز جمعہ ادا کی۔ ریلوے کے ۸۰۰ مسلمان ملازم جمعہ کی نماز میں اس مسجد میں موجود تھے نماز جمعہ کے بعد تمام مسلمانوں نے لارڈ کرزن کے لئے دعا خیر مانگی جنکے حکم کی کوشش سے یہ مسجد مسلمانوں کو واپس ملی۔ اس مسجد میں امام اور مؤذن روزانہ پنجوقتہ نماز پڑھانے کے لئے مسلمانوں نے مقرر کئے ہیں مسجد کے احاطہ میں ایک بہت بڑا کنواں اور ایک حوض بھی نکل آیا ہے

نگینہ کے آریہ اور مسلمانوں کے مباحثوں کے نتیجہ میں اس ہفتہ اور خوشخبری ہے۔ کہ ایک صاحب نے جو ۳۰ سے زیادہ پنشن پاتے ہیں مع اپنے صاحبزادے اور صاحبزادی کے اسلام قبول کیا۔ آپ رڑکی کے رہنے والے ہیں (سراج الاخبار)

لارڈ کچنر کمانڈر انچیف نے ہندوستان میں فوج کو از سر نو تقسیم کرنے کی جو تجویز کی ہے کہ جسکے موافق زیادہ تر فوج سرحدی مقامات پر رکھی جاوے گی اور بہت سی چھاؤنیاں نئی قائم ہوں گی اور بعض پرانی چھاؤنیاں چھوڑ دی جاویں گی۔ اس تجویز پر آجکل انگلستان کی ڈیفنس کمیٹی غور کر رہی ہے۔ ڈیفنس کمیٹی بہت احتیاط کے ساتھ اس تجویز کی ایک ایک بات پر خیال کرے گی۔ ہندوستان میں فوج کو از سر نو تقسیم کرنے کی تجویز کے موافق گورہ فوج کی عظیم تعداد موسم گرما میں پہاڑوں اور سرد مقامات میں بھیجدی جایا کرے گی +

ڈاکٹر لسٹی کانسٹ چرجی کی بابت جو حال میں بمقام حیدرآباد شرف باسلام ہوئے ہیں۔ ایک ریس لکھتا ہے کہ آپ بنگالیوں میں ایک ممتاز فاضل ہیں انگریزی بنگالی سنسکرت عربی فرنچ۔ سندی اور جرمن زبانوں میں اعلیٰ قابلیت رکھتے

ahmadimuslim.de

اشتہار بشارت آثار

مجموعہ کتاب قیام اللیل

جس میں مسائل تراویح کی تحقیق بہت عمدہ طور پر زمانہ قدیم سے درج ہے چھپی ہے کاغذ عمدہ خط عمدہ قیمت کاغذ سفید صرف ۲؍ اور حنائی صرف ۱؍ دیکھنے کے قابل ہے۔ یہ رقم کیا چیز ہے۔ ایسی عمدہ غیر متبہ نعمت کے سامنے۔ لاریب جس نے نہیں دیکھی۔ وہ دیکھکر افسوس کریگا کہ میں نے اسکو پہلے کیوں نہیں دیکھا۔ مصنف اس کا امام بخاری کا ہمعصر زمانہ ہے اس نے سنہ ۲۹۴ھ میں وفات پائی ہے الخطیب اُن کے جنہوں نے یہ کتاب چھپوائی اور پھر جنہوں نے یہ کتاب خریدی۔

لوگو! ایسی کتابوں کو خریدو۔ جو موجب رضاء الٰہی ہیں۔ اور موجب وصول جنت ہیں۔ اللهم انى اسئلك الجنة وما قرب اليها من قول او عمل و اعوذ بك من النار وما قرب اليها من قول او عمل الى الحق آمين وصلى الله على خير خلقه محمد وآله واصحابه واهل بيته اجمعين والسلام

نوٹ:۔ اس کتاب کے سوا اور ہر قسم کی کتابیں مطبوعہ مصر و استنبول وغیرہ عربی فارسی اردو بیٹھے بٹھائے ایک کارڈ لکھنے پر کتب مطلوبہ ارسال خدمت کیجاتی ہیں فقط۔ پتہ یہ ہے۔

حافظ عبد السلام مالک کتبخانہ اسلامیہ اندرون بوہڑ دروازہ شہر ملتان

نوٹس

مجھکو کتابوں کا بڑا شوق ہے۔ کتب فروش نمونے اور فہرستیں میرے پاس بھیجا کریں۔ تو پسندیدہ کتاب منگوایا کرونگا۔

المشتہر

مولوی سید ابو الفضل شاہ عباسی اسٹیشن باتوان تحصیل ضلع لائلپور

مجرب ادویات

لائف پلز (محبوب حیات) اگر آپنے کوئی امتحان پاس کرنا ہو یا اگر آپ چاہیں۔ کہ روزانہ ڈیوٹی و کثرت محنت سے ماندہ نہ ہوں اور پیری میں جوانی کا حظ اٹھائیں۔ تو اسکو اپنی جیب میں رکھئے لائف پلز تین بکس کا کورس ہوتا ہے۔ جو بالکل زائل شدہ طاقت کو واپس لاتا ہے معمولی کمزوری صرف پانچ چھ دنوں میں بالکل دور ہو جاتی ہے نامردی ضعف باہ۔ ضعف اعصاب۔ ضعف دماغ۔ ضعف بصر۔ ضعف معدہ جریان سرعت انزال رقت سلسل البول۔ تقطیر البول۔ لقوہ اور رعشہ وغیرہ کے لئے درحقیقت بے بدل دوا ہے قیمت فی بکس ۴۸ گولیاں عہ

روح وافع بخارات نوبتی تجھ تپ تہ وغیرہ ہمارا ایجاد کردہ روح بفضل خدا نوبتی تپ تپ تہ وغیرہ بخارات کیواسطے کرشمہ صحت ہے بڑی کامیابی کے ساتھ شہرت حاصل کر رہا ہے ایک شیشی سے تین چار مریض صحت پاسکتے ہیں قیمت ۱۲؍

روح وافع طحال قیمت فی شیشی عہ اس عجیب الاثر روح سے ان لوگوں نے جو یونانی۔ ویدک اور انگریزی ڈاکٹری علاج سے مایوس ہو چکے تھے بفضل خدا صحت پائی ہے۔

بچوں کا مقوی شربت اعضائے رئیسہ شریفہ حرارت غریزی وقوت ہاضمہ اس سے قوی ہو کر جسم کی زردی کو سرخی سے مبدل کرتے ہیں اگر آپ کی صحت کی وجہ سے مثل کسل یا کسی بیماری کی وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں تو اس کی ایک خوراک ساری کسل اور ایک شیشی کمزوری کو بالکل دور کرنے کی قیمت شیشی ایک اونس ۸؍ دو اونس ۱۲؍

جوہر مصفی خون فی شیشی خورد عہ کلاں عہ فسادات خون تر و خشک خارش۔ خنازیر۔ سبگندر وغیرہ کو بہت جلد فائدہ کرتا ہے فقط ایک شیشی کافی ہے اسکے استعمال سے وبائیہ امراض نزدیک نہیں آتیں ایام امراض وبائیہ میں اسکا استعمال کرنا ضروری ہے۔

المشتہر حکیم محمد ابراہیم چشتی منیجر کارخانہ ادویات انگریزی و یونانی چوک سنت سنگھ امرتسر

حسب الارشاد مولانا ابو الوفا مولوی ثناء اللہ (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا